خواتین کا حق وراثت؛ یہودیت اور اسلام کے احکامات کی روشنی میں ایک تقابلی جائزہ

URDU-THE LEGACY OF WOMEN; A COMPARATIVE REVIEW IN THE LIGHT OF JEWDISM AND ISLAM'S COMMANDMENTS

hafizah Shumaila khan khakhwani* Dr. Farzana Iqbal** Dr. Naseem Akhatar[3]

The Scholar Islamic Academic Research Journal || Web: www.siarj.com ||
P. ISSN: 2413-7480 || Vol. 4, No. 1 || Jan-June 2018 || P. 105-117

DOI: 10.29370/siarj/issue6ar7

URL: https://doi.org/10.29370/siarj/issue6ar7

ABSTRACT:

In respect of honoring women in Islam, it is emphasized to have many other views of their rights - one of their rights is entitled to inheritance that the woman is entitled to۔ scholars know that Among those who inherit inheritance, the number of women has been kept more in comparison to men۔. In the Jewish religion the woman has been deprived of inheritance. He is the mother, sister, daughter or someone else. However, if there is no man, then it will inherit inheritance, as if a son is present, the daughter will not get anything۔ Islam has given the ideal rights to the woman that no civilization or religion could ever give to her. This study concludes a study regarding legacy of women; this is a comparative review in the light of Jewdism and Islam's commandments.

Keywords: Islam, Jewdism, legacy, ladies rights

کلیدی الفاظ: اسلام، یہودیت، میراث، حقوق نسواں.

تعارف:

اسلام میں عورت کو بہت ہی عزت واحترام دینے کے علاوہ ان کے دوسرے بہت سے حقوق کا خیال رکھنے کي تاکید دي گئی ہے-انہی حقوق میں سے ایک وراثت کا حق بھی ہے جو عورت کو حاصل ہے-ارشاد رباني ہے کہ :

* M.A. Student, Government Sadiq College Women, University, Bahawalpur, Pakistan.

**Assistant Professor, Government Sadiq College Women University Bahawalpur, Pakistan. Email:Ifarzana89@gmail.Com

***3 Assistant Professor, Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshwar. Email: khtr_nsm@yahoo.com

لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ وَالأَقْرَبُونَ وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا تَرَكَ الْوَالِدَانِ
وَالأَقْرَبُونَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَفْرُوضاً

"ماں باپ اور رشتے داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکوں کا حصہ ہے
اور ماں باپ اور رشتے داروں کے ترکے میں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ لڑکیوں کا بھی
حصہ ہے اور یہ حصے خدا کی طرف سے مقررہ ہیں"[1]

یعنی اُصولی طور پر لڑکا اور لڑکی دونوں وراثت میں اپنا اپنا مقررہ حصہ لینے کے حقدار ہیں اور کوئی شخص انہیں ان کے اس حق سے محروم نہیں کر سکتا۔

اسلام سے قبل، اور دیگر موجودہ سماجوں میں عورت کی میراث :

اسلام سے قبل اکثر معاشروں اور مذاہب میں خواتین کو باقی حقوق کی طرح میراث کے حق سے بھی محروم رکھا گیا تھا رومی تھذیب میں بیوی کو اپنی شوہر کی طرف سے کچھ بھی نہیں ملتا تھا۔ سامی اقوام میں بھی خواتین کو مکمل طور پر حق وراثت سے محروم رکھا گیا۔ اسلام سے قبل جاہلی معاشرہ میں بھی خواتین کیلئے وراثت میں کوئی حق موجود نہیں تھا۔ اسلام نے سب سے پہلے خواتین کیلئے وراثت میں باقاعدہ حق مقرر کرکے اس کیلئے باقاعدہ تفصیلا قوانین وضع کئے ہیں ارشاد باری تعالی ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَرِثُوا النِّسَاءَ كَرْهًا وَلَا تَعْضُلُوهُنَّ لِتَذْهَبُوا
بِبَعْضِ مَا آتَيْتُمُوهُنَّ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَعَاشِرُوهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ فَإِنْ
كَرِهْتُمُوهُنَّ فَعَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَيَجْعَلَ اللَّهُ فِيهِ خَيْرًا كَثِيرً

"اے ایمان والو ! تمہیں حلال نہیں کہ زبردستی عورتوں کو ورثے میں لے بیٹھو،
انہیں اس لئے روک نہ رکھو کہ جو تم نے انہیں دے رکھا ہے اس میں سے کچھ لے لو،
ہاں یہ اور بات ہے کہ وہ کوئی کھلی برائی اور بے حیائی کریں، ان کے ساتھ اچھے
طریقے سے بود و بوش رکھو، گو تم انہیں ناپسند کرو لیکن بہت ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو
برا جانو، اور اللہ تعالی اس میں بہت ہی بھلائی کردے۔"[2]

اسلام نے عورتوں کے لئے باضابطہ طور میراث میں حق رکھا ہے، جیسے اللہ کا ارشاد ہے:

[1] *AL-Quran (4): 7.*
[2] *AL-Quran (3): 19.*

یہودیت میں خواتین کا حق وراثت:

یہودیت: عبدالوہاب ظہوری یہودیت میں قانون وراثت پر بحث کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

یہود کے قانون وراثت میں بیٹی کا درجہ پوتوں کے بعد آتا ہے، اگر کسی میت کا لڑکا نہ ہو وہ تو وراثت پوتے کے لیے ہے، اور اگر پوتا بھی نہ ہو تو اس صورت میں وراثت لڑکی کی ہے۔

1۔یہودی مذہب میں عورت کو میراث سے محروم رکھا گیا ہے: چاہے کہ وہ ماں، بہن، بیٹی یا کوئی اور ہو۔ البتہ اگر کوئی مرد نہ ہو تو پھر اسے وراثت ملے گی، جیسے اگر بیٹا موجود ہے تو بیٹی کو کچھ نہیں ملے گا، جب کہ بیوی کو شوہر کے ترکہ سے کسی بھی صورت میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔

وراثت ابراہیم:

5اور اؔبرہام نے اپنا سب کچھ اِضحاق کو دیا۔ 6اور اپنی حرموں کے بیٹوں کو ابرؔہام نے بہت کچھ انعام دیکر اپنے جیتے جی اُنکو اپنے بیٹے اِضحاؔق کے پاس سے مشرق کی طرف یعنی مشرِق کے ملک میں بھیج دِیا۔[3]

وراثت ایوب:

12یوں خداوند نے ایوب کے آخری ایاؔم میں اِبتدا کی نسبت زیادہ برکت بخشی اور اُس کے پاس چودہ ہزار بھیڑ بکریاں
اور چھ ہزار اُونٹ اور ہزار جوڑی بیل اور ہزار گدھیاں ہو گئیں۔ 13اُسکے سات بیٹے اور تین بیٹیاں بھی ہُوئیں۔ اور
اُس نے پہلی کا نام یمیمہ اؔور دوسری کا نام قصیاہ اؔور تیسری کا نام قرہپّوک رؔکھا۔ 15 14اور اُس ساری سرزمین میں
اَیسی عورتیں کہیں نہ تھیں جو ایوب ؔکی بیٹیوں کی طرح خوبصورت ہوں اور اُنکے باپ نے اُنکو اُنکے بھائیوں کے درمیان
میراث دی۔ 16اور اِسکے بعد ایوب ؔایک سو چالیس برس جیتا رہا اور اپنے بیٹے اور پوتے چوتھی پُشت تک دیکھے۔ 17
اور ایوب ؔنے بُڈھا اور عمر رسیدہ ہو کر وفات پائی۔[4]

---

[3] *Genesis (25): 5-6*, n.d.
[4] *Job (42): 12-17*.

بیٹوں کے لئے میراث کی ابتدا:

4 سو بیٹا نہ ہونے کے سبب سے ہمارے باپ کا نام اس گھرانے سے کیوں مٹنے پائے اس لیے ہم کو بھی ہمارے باپ بھائیوں کے ساتھ حصہ دو 5 موسیٰ ان کے معاملہ کو خداوند کے حضور لے گیا۔ 6 خداوند نے موسیٰ سے کہا۔ 7 صلافحاد کی بیٹیاں ٹھیک کہتی ہیں تو انکو ان کے باپ کے بھائیوں کے ساتھ ضرور ہی میراث میں حصہ دینا یعنی انکو انکے باپ کی میراث ملے۔ 8 اور بنی اسرائیل سے کہہ کہ اگر کوئی شخص مر جائے اور اس کے کوئی بیٹا نہ ہو تو اس کی میراث اسکی بیٹی کو دینا ۔ 9 اور اگر اس کی بیٹی بھی نہ ہو تو اس کے بھائیوں کو اس کی میراث دینا۔ 10 اور اگر اسکے بھائی بھی نہ ہوں تو اس کی میراث اس کے باپ کے بھائیوں کو دینا ۔ 11 اور اگر اس کے باپ کا بھی کوئی بھائی نہ ہو تو جو شخص اسکے گھرانے میں اسکا سب سے قریبی رشتہ دار ہو اسے اسکی میراث دینا وہ اس کا وارث ہوگا اور حکم بنی اسرائیل نے جیسا موسیٰ کو فرمایا واجبی فرض ہوگا۔ 12 پھر خداوند نے موسیٰ سے کہا کہ تو عباریم کے اس پہاڑ پر چڑھ کر اس ملک کو جو میں نے بنی اسرائیل کو عنایت کیا ہے دیکھ لے[5]

ایک مقام پر آتا ہے:

10 اور صلافحاد کی بیٹیوں نے جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا ویسا ہی کیا ۔ 11 کیونکہ محلاہ اور ترضاہ اور حجلاہ اور ملکاہ اور نوعاہ جو صلافحاد کی بیٹیاں بیٹیاں تھیں وہ اپنے چچیرے بھائیوں کے ساتھ بیاہی گئیں۔ 12 یعنی وہ یوسف کے بیٹے منسی کے خاندانوں میں بیاہی گئیں اور انکی میراث انکے آبائی خاندان کے قبیلہ میں قائم رہی۔ 13 جو احکام اور فیصلے خداوند نے موسیٰ کی معرفت موآب کے میدانوں میں جو یریحو کے مقابل یردن کے کنارے واقع ہیں بنی اسرائیل کو دیئے وہ یہی ہیں۔[6]

ایک مقام پر آتا ہے:

1 اور بنی یوسف کے گھرانوں میں سے بنی جلعاد بن مکیرین منسی کے آبائی خاندانوں کے سردار جو بنی اسرائیل کے

[5] *Numbers (27):4-11.*
[6] *Numbers (36):13-10.*

آبائی خاندانوں کے سردار تھے کہنے لگے کہ 2خداوند نے ہمارے مالک کو حکم دیا تھا کہ قرعہ ڈال کر یہ ملک میراث کے طور پر بنی اسرائیل کو دینا اور ہمارے مالک کو خداوند کی طرف سے حکم ملا تھا کہ ہمارے بھائی صلافحاد کی میراث اسکی بیٹیوں کو دی جائے۔ 3لیکن اگر وہ بنی اسرائیل کے اور قبیلوں کے آدمیوں سے بیاہی جائیں تو ان کی میراث ہمارے باپ دادا کی میراث سے نکل کر اس قبیلہ کی میراث میں شامل کی جائے گی جس میں وہ بیاہی جائیں گی یوں وہ ہمارے قرعہ کی میراث سے الگ ہو جائیگی۔ 4اور جب بنی اسرائیل کا سال یوبلی آئے گا تو ان کی میراث اسی قبیلہ کی میراث سے ملحق کی جائے گی جس سے وہ بیاہی جائیں گی یوں ہمارے باپ دادا کے قبیلہ کی میراث سے ان کا حصہ نکل جائے گا ۔ 5تب موسیٰ نے خداوند کے کلام کے مطابق بنی اسرائیل کو حکم دیا اور کہا کہ بنی اسرائیل یوسف کے قبیلہ کے لوگ ٹھیک کہتے ہیں۔6سو صلافحاد کی بیٹیوں کے حق میں خداوند کا یہ حکم ہے کہ وہ جنکو پسند کریں ان ہی سے بیاہ کریں لیکن اپنے باپ دادا کے قبیلہ کے خاندان میں ہی بیاہی جائیں۔7یوں بنی اسرائیل کی میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں جانے نہیں پائے گی کیونکہ ہر اسرائیلی کو اپنے باپ دادا کے قبیلہ کی میراث کو اپنے قبضہ میں رکھنا ہوگا۔ 8اور اگر بنی اسرائیل کے کسی قبیلہ میں جو لڑکی ہو جو کسی میراث کی مالک ہو تو وہ اپنے باپ کے قبیلہ کے کسی خاندان میں بیاہ کرے تاکہ ہر اسرائیلی اپنے باپ دادا کی میراث پر قائم رہے۔9یوں کسی کی میراث ایک قبیلہ سے دوسرے قبیلہ میں نہیں جانے پائے گی کیونکہ بنی اسرائیل کے قبیلوں کو لازم ہے کہ اپنی میراث اپنے قبیلہ میں رکھیں۔[7]

ایک جگہ پر فرمان ہے:

15اگر کسی مرد کی دو بیویاں ہوں اور ایک محبوبہ اور دوسری غیر محبوبہ ہو اور محبوبہ اور غیر محبوبہ دونوں سے لڑکے ہوں اور پہلوٹھا بیٹا غیر محبوبہ سے ہو۔ 16تو جب وہ اپنے بیٹوں کو اپنے مال کا وارث کرے تو وہ محبوبہ کے بیٹے کو غیر محبوبہ کے بیٹے پر جو فی الحقیقت پہلوٹھا ہے فوقیت دے کر پہلوٹھا نہ ٹھہرائے۔ بلکہ وہ غیر محبوبہ کے بیٹے کو اپنے سب مال کا دُونا حصہ دیکر اُسے پہلوٹھا مانے کیونکہ وہ اُسکی قوت کی ابتدا ہے اور پہلوٹھے کا حق اُسی کا ہے۔[8]

بیوی کی میراث:

5.اگر کئی بھائی مل کر ساتھ رہتے ہوں اور ایک اُن میں سے بے اولاد مر جائے تو اُس مرحوم کی بیوی کسی اجنبی سے بیاہ

[7] *Numbers (36):1-9.*
[8] *Deuteronomy (21): 15 – 17.*

نہ کرے بلکہ اُس کے شوہر کا بھائی اُس کے پاس جا کر اُسے اپنی بیوی بنالے اور شوہر کے بھائی کا جو حق ہے وہ اُس کے ساتھ ادا کرے۔ 6 اور اُس عورت کے جو پہلا بچہ ہو وہ اِس آدمی کے محروم بھائی کے نام کا کہلائے تاکہ اُس کا نام اسرائیل میں مٹ نہ جائے۔ 7 اور اگر وہ آدمی اپنی بھاوج سے بیاہ کرنا نہ چاہے تو اُس کی بھاوج پھاٹک پر بزرگوں کے پاس جائے اور کہے میرا دیور اسرائیل میں اپنے بھائی کا نام بحال رکھنے سے انکار کرتا ہے اور میرے ساتھ دیور کا حق ادا کرنا نہیں چاہتا۔ 8 تب اُسکے شہر کے بزرگ اُس آدمی کو بُلوا کر اُسے سمجھائیں اور اگر وہ اپنی بات پر قائم رہے اور کہے کہ مجھ کو اُس سے بیاہ کرنا منظور نہیں۔ 9 تو اُسکی بھاوج بزرگوں کے سامنے اُس کے پاس جا کر اُس کے پاؤں کی جُوتی اُتارے اور اُس کے منہ پر تھوک دے اور یہ کہے کہ جو آدمی اپنے بھائی کا گھر آباد نہ کرے اُس سے ایسا ہی کیا جائے گا۔ 10 تب اسرائیلیوں میں اُس کا نام یہ پڑ جائے گا کہ یہ اُس شخص کا گھر ہے جسکی جوتی اُتاری گئی تھی۔[9]

خلاصہ احکام یہودی مذہب:

- بیٹے کی موجودگی میں بیٹی وارث نہیں بن سکتی، بیٹی صرف اس صورت میں وارث بن سکتی ہے جب وہ اکیلی ہو۔ اگر اس کے ساتھ بیٹا ہوگا تو اسے محروم کردے گا۔
- شوہر تو بیوی کا وارث بنے گا لیکن بیوی کسی بھی صورت میں شوہر کی وارث نہیں بن سکتی ہے۔
- والد تو بیٹے یا بیٹی کا وارث بن سکتا ہے لیکن والدہ نہ بیٹے کی اور نہ بیٹی کی وارث بنے گی۔
- بیوی کی وفات کے بعد اس کی کل ملکیت کا وراث اس کا شوہر بنتا ہے۔

خواتین کا حق وراثت:

دین اسلام:

اصحاب الفرائض عورتیں:

بیویوں کی دو حالتیں ہیں :

[9] *Deuteronomy (25: 5 10.*

(۱) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک نہ ہو تو بیویوں کو مجموعی طور پر ربع ملے گا۔
(۲) اگر میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو تو بیویوں کو مجموعی طور پر ثمن ملے گا۔

اخیافی بھائی بہن کی تین حالتیں ہیں:

(۱) ایک اخیافی بھائی یا بہن ہو تو اس کو سدس ملے گا۔
(۲) ایک سے زائد اخیافی بھائی بہن ہوں تو ان کو ثلث ملے گا، اور وہ آپس میں برابر برابر تقسیم کرلیں گے کسی کو کم یا کسی کو زیادہ نہیں دیا جائے گا۔
(۳) اگر میت کی مذکر و مؤنث اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد نیچے تک ہو یا میت کا باپ دادا اوپر تک ہو تو اخیافی بھائی بہن کو کچھ نہیں ملے گا۔[10]

محمد سراج الدین، محمد بن عبد الرشید بن طیفور، السراجي في المواريث مع الحواشي المفيدة المسمى بدليل الورّاث (کراچی: مکتبة البشری، طبع دوم 2011 - 1432طبع دوم 2011 – 1432)ص23

بیٹیوں کی تین حالتیں ہیں :

(۱) اگر بیٹی ایک ہو اور میت کا بیٹا موجود نہ ہو تو بیٹی کو نصف ملے گا۔
(۲) اگر بیٹیاں دو یا دو سے زائد ہوں اور میت کا بیٹا موجود نہ ہو تو بیٹیوں کو ثلثان ملے گا۔
(۳) اگر بیٹیوں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا بھی ہو تو وہ (بیٹا) ان کو عصبہ بنادے گا(۱) پھر دونوں مل کر یا تو پورا ترکہ لیں گے یا دیگر اصحابِ فرائض کو دینے کے بعد مابقیہ آپس میں اس طرح تقسیم کرلیں گے کہ ایک بیٹے کو دو بیٹیوں کے حصہ کے برابر ملے گا، اسی کو "للذّکر مثل حظّ الانثیین" کہتے ہیں(یعنی مذکر کو دو مؤنث کے حصہ کے برابر ملے گا ۔[11]

پوتیوں کی چھ حالتیں ہیں :

(۱) اگر پوتی ایک ہو اور میت کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) نیز پوتا بھی نہ ہو تو پوتی کو نصف ملے گا ۔
(۲) اگر پوتیاں ایک سے زائد ہوں اور میت کی کوئی اولاد (بیٹا بیٹی) نیز پوتا بھی نہ ہو تو پوتیوں کو ثلثان ملے گا، جس کو وہ آپس میں برابر تقسیم کرلیں گی۔
(۳) اگر پوتیوں کے ساتھ ایک حقیقی بیٹی بھی ہو (بیٹا پوتا نہ ہو) تو پوتیوں کو سدس ملے گا ۔
(۴) اگر پوتیوں کے ساتھ حقیقی بیٹیاں ایک سے زائد ہوں تو پوتیاں محروم ہو جائیں گی۔

[10] Sajawandi Siraj Muhammed, *Al-Siraj Fi Al-Mirath*, Second 2011 AD – 1432 AH (Maktaba-tul-bushra, Karachi.), 23.
[11] Siraj Muhammed, *Al-Siraj Fi Al-Mirath,16-17*.

(۵) اگر حقیقی بیٹیوں کی وجہ سے محروم ہونے والی پوتیوں کے ساتھ کوئی پوتا بھی ہو تو وہ ان کو عصبہ بالغیر بنادے گا اور دوسرے اصحاب فرائض کو دینے کے بعد باقی ترکہ ان کو مل جائے گا، اور وہ آپس میں للذّکر مثل حظّ الانثیین کے تحت تقسیم کرلیں گے۔

(۶) اگر پوتیوں کے ساتھ میت کا کوئی بیٹا ہو تو پوتیاں اور پوتے سب محروم ہو جائیں گے، اسی طرح پرپوتیوں کے ساتھ اگر کوئی پوتا ہو تو پرپوتیاں اور پرپوتے سب محروم ہو جائیں گے۔[12]

حقیقی بہنوں کی پانچ حالتیں ہیں :

(۱) اگر حقیقی بہن ایک ہو اور میت کا حقیقی بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں تو حقیقی بہن کو نصف ملے گا۔

(۲) اگر حقیقی بہنیں ایک سے زائد ہوں اور میت کا حقیقی بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں تو بہنوں کو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ میت کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا اور بیٹیاں نہ ہوں؛ البتہ حقیقی بھائی ہو تو وہ (حقیقی بہنیں) عصبہ بالغیر بن جائیں گی، اور باقی ماندہ ترکہ کو آپس میں للذّکر مثل حظّ الانثیین کے تحت تقسیم کرلیں گے۔

(۴) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ میت کا باپ، دادا، بیٹا، پوتا نہ ہوں؛ البتہ لڑکی پوتی میں سے کوئی ہو تو حقیقی بہنیں عصبہ ہوں گی اور لڑکی و پوتی کو دینے کے بعد ما باقی ترکہ حقیقی بہنوں کو ملے گا۔

(۵) اگر حقیقی بہنوں کے ساتھ باپ دادا لڑکا پوتا وغیرہ میں سے کوئی بھی ہو تو حقیقی بہنیں محروم ہو جائیں گی۔[13]

علاتی بہنوں کی سات حالتیں ہیں:

(۱) اگر میت کی حقیقی بہن اور بھائی، باپ، دادا، بیٹا، پوتا، اور بیٹیاں، پوتیاں نہ ہو اور علاتی بہن ایک ہو تو اسے نصف ملے گا۔

(۲) اگر میت کی مذکورہ صورت میں علاتی بہنیں ایک سے زائد ہوں انہیں دو ثلثان ملے گا۔

(۳) اگر پہلی اور دوسری صورت میں علاتی بہن کے ساتھ ایک حقیقی بہن بھی ہو تو علاتی بہن کو سدس ملے گا۔

(۴) اگر علاتی بہنوں کے ساتھ میت کے اصول و فروع نہ ہوں اور حقیقی بہنیں ایک سے زائد ہوں تو علاتی بہنیں محروم ہوں گی۔

(۵) اگر میت کے اصول و فروع نہ ہوں اور علاتی بہنوں کے ساتھ علاتی بھائی بھی ہو تو علاتی بہنیں عصبہ بالغیر ہوں گی اور دیگر اصحابِ فرائض کو دینے کے بعد ما باقی ترکہ آپس میں للذّکر مثل حظّ الانثیین کے تحت تقسیم کرلیں گے۔

[12] farooq asghar Saram, *Tafheem Al-Mawarees* (Gujranwala: Maktaba-Al Numania.), 34.
[13] Saram, 18.

(۶) اگر میت کے اصول اور مذکر فروع نہ ہوں اور علاتی بہنوں کے ساتھ میت کی مؤنث اولاد (لڑکی پوتی وغیرہ) میں سے کوئی ہو تو علاتی بہنیں عصبہ مع الغیر بن جائیں گی.

(۷) اگر علاتی بہنوں کے ساتھ میت کی مذکر اولاد (لڑکا پوتا) باپ دادا میں سے کوئی ہو تو علاتی بہنیں محروم ہو جائیں گی۔[14]

ماں کی تین حالتیں ہیں:

(۱) اگر ماں کے ساتھ میت کی اولاد یا مذکر اولاد کی اولاد ہو یا حقیقی، علاتی، اخیافی بھائی بہن میں سے کم از کم دو ہوں تو ماں کو سدس ملے گا۔

(۲) اگر ماں کے ساتھ میت کی کوئی اولاد نہ ہو اور حقیقی، علاتی، اخیافی بھائی بہن یا تو بالکل نہ ہو یا ہو تو ایک ہی ہو تو ماں کو ثلث ملے گا۔

(۳) اگر ماں کے ساتھ میت کا صرف باپ اور شوہر بیوی میں سے کوئی ایک ہو تو شوہر یا بیوی کو حصہ دینے کے بعد ماباقی ترکہ کا ثلث ماں کو ملے گا، اسی کو ثلثِ باقی کہتے ہیں۔[15]

جدۂ صحیحہ کی دو حالتیں ہیں:

(۱) جدۂ صحیحہ کو سدس ملے گا، خواہ جدۂ صحیحہ دادی ہو یا نانی، اور چاہے وہ ایک ہو یا زائد مگر درجہ میں برابر ہوں تو وہ سدس ہی کی مستحق ہوں گی۔

(۲) جدۂ صحیحہ چار وجہوں سے محروم ہو جاتی ہے:

(الف) ماں کی وجہ سے تمام جدات ساقط ہو جاتی ہیں، خواہ وہ باپ کی جانب سے ہوں یا ماں کی جانب سے ہوں۔

(ب) باپ کی وجہ سے صرف باپ کی جانب کی جدات (دادیاں) محروم ہوتی ہیں، ماں کی جانب کی جدات محروم نہیں ہوتیں۔

(ج) دادا کی وجہ سے وہ دادیاں محروم ہوتی ہیں جو دادا کے واسطے سے ہوں جیسے دادا کی ماں وغیرہ؛ لیکن دادا کی بیوی یعنی میت کی دادی محروم نہیں ہو گی۔

(د) قریب والی جدات کی وجہ سے دور والی جدات محروم ہو جائیں گی، خواہ باپ کی جانب کی ہوں یا ماں کی جانب کی

[14] Ghayas ud Deen Husami, *Asan Usool e Miras* (Hyderabad: Madrasa Islamia Minhaj Ul Uloom, 1437), 18–19.

[15] Husami, 19.

ہوں۔[16]

عورت کی چار حالتیں:

1 عورت: عورت کا حصہ مرد کے حصے کے مقابلہ میں آدھا ہے۔

2: عورت کا حصہ مرد کے حصے کے برابر ہو۔

3۔ عورت کا حصہ مرد کے حصے سے زیادہ ہو۔

4۔ عورت کی وجہ سے مرد کا حصہ کم ہو جائے یا مرد محروم ہو جائے۔

عورت کا حصہ مرد کے حصے کے برابر ہو:

وہ دو صورتیں جہاں عورت کو مرد کے برابر حصہ ملتا ہے:

(الف) جب میت کے وارث اس کے بیٹا اور والد اور والدہ ہوں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلِاَبَوَیۡہِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنۡ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ ۚ[17]

"اگر میت کا بیٹا ہو تو والدین میں سے ہر ایک کے لئے چھٹا حصہ ہے"

(ب) کلالہ کی صورت میں یعنی وہ میت جس کا کوئی رشتے دار والد اور اولاد کی جانب سے نہ ہو صرف ماں کی جانب سے بہن بھائی ہوں۔ ایسے بہن بہائیوں کو جو ماں کی طرف سے ہوں علم میراث کی اصطلاح میں ان کو اخیافی بہن بھائی کہا جاتا ہے مذکورہ صورت میں اگر ایک سے زیادہ اخیافی بہن بھائی ہیں تو ان کا حصہ برابر ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَ اِنۡ كَانَ رَجُلٌ يُّوۡرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امۡرَاَةٌ وَّ لَهٗۤ اَخٌ اَوۡ اُخۡتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنۡهُمَا
السُّدُسُ ۚ فَاِنۡ كَانُوۡۤا اَكۡثَرَ مِنۡ ذٰلِكَ فَهُمۡ شُرَكَآءُ فِى الثُّلُثِ ﴿۱۲﴾[18]
القرآن (4):12.

[16] Husami, 19–20.
[17] *AL-Quran (4): 11.*
[18] *AL-Quran (4):12.*

"اور اگر میت مرد یا عورت کلالہ ہو اور اس کا بھائی یا بہن ہو تو ان کو سدس (چھٹا حصہ) ملے گا اور اگر وہ بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو وہ تمام ایک ثلث (تہائی حصہ) میں برابر برابر شریک ہوں گے."

عورت کا حصہ مرد کے حصے سے زیادہ ہو:

وہ صورت جس میں عورت کا حصہ مرد سے زیادہ ہو جاتا ہے اس کی صورت اس طرح بنتی ہے اگر میت کے لواحقین میں بیوی، بیٹی، ماں، ایک حقیقی بھائی ہو تو ترکہ اس طرح تقسیم ہو گا ہم فرض کر لیتے ہیں کہ میت نے ترکہ میں کل رقم دس ہزار چھوڑی ہے تو تقسیم میراث کے مطابق یہ رقم اس طرح تقسیم ہو گی:

	اصل مسئلہ بعد تصیح	حصص
بیوی	3/24	1250.0
ماں	4/24	1666.666
بیٹی	12/24	5000.0
حقیقی بھائی	5/24	2083.333
		10000.0

دوسری مثال:

اگر میت نے وارثین میں شوہر، بیٹی، حقیقی بہن چھوڑی ہے اور کل ملکیت پچاس ہزار ہے تو میراث کے قواعد کے مطابق تقسیم اس طرح ہو گی:

ورثاء	اصل مسئلہ 4	حصص
شوہر	1/4	12500.0
بیٹی	2/4	25000.0

حقیقی بہن	1/4	12500.0
		50000.0

مذکورہ بالا مثال میں بیٹی کے دو حصے ہیں اس وجہ سے اسے ملنے والی رقم شوہر کی رقم سے زیادہ ہے۔

عورت کی وجہ سے مرد کا حصہ کم ہو جائے یا مرد محروم ہو جائے:

اگر کسی شخص نے اپنے لواحقین میں مندرجہ ذیل رشتیدار چھوڑے ہیں

ماں، دو بیٹیاں، دو علاتی بہنیں اور ایک اخیافی بھائی۔۔ تو قواعد میراث کے ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا:

ورثاء	اصل مسئلہ 6 تصحیح کے بعد 12
ماں	2/12
بیٹی	4/12
بیٹی	4/12
علاتی بہن	1/12
علاتی بہن	1/12
اخیافی بھائی	محروم

اخیافی بھائی علاتی بہنوں کی وجہ سے محروم ہو گیا ہے۔

دوسری مثال:

کسی عورت نے اپنے پیچھے مندرجہ ذیل لواحقین چھوڑے ہوں:

شوہر، بیٹی، پوتا، ماں اور باپ تو میراث کے اصولوں کے مطابق ترکہ اس طرح تقسیم ہوگا:

ورثاء	اصل مسئلہ 12 مع العول 13

شوہر	3/13
باپ	2/13
ماں	2/13
بیٹی	6/13
پوتا	محروم

اس صورت میں بھی بیٹی تو وارث بنتی ہے لیکن پوتا محروم ہو جاتا ہے۔

خاتمہ البحث:

ما قبل میں دونوں مذاہب کے بیان کردہ تفصیلی احکام کا خلاصہ و نتائج مندرجہ ذیل ہے:

- اسلام بیوی کو اس کے شوہر کا حصہ دیتا ہے جبکہ یہودی مذہب ایسا نہیں کرتا ہے۔
- اسلام بیٹی کا بیٹے کے ساتھ بیٹے کے مقابلہ آدھا دیتا ہے جبکہ یہودی مذہب نے اس صورت میں بیٹی کو محروم رکھا ہے۔
- اسلام تمام بیٹوں کو یکساں حصہ دیتا ہے چاہے وہ بالغ ہوں یا نہ ہوں جبکہ یہودی مذہب بالغ کو دگنا دینے کا قائل ہے۔
- اگر اکیلی بیٹی ہے تو اسلام کے مطابق نصف حصہ کی مالک ہے لیکن یہودیت میں وہ وارث ہی نہیں بنتی سوائے اس کے کہ وہ خاندان میں نکاح کرے۔
- اسلام شوہر کی ملکیت سے بیوہ کے لئے حصہ مقرر کرتا ہے جبکہ یہودیت کے مطابق، اگر میت کا بیٹا نہیں تو وارث میت کا بھائی بنے گا۔